وصالِ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ







ابوالضیاء محمد عمران ساجد نوری

خطیب جامع مسجد غوثیہ بستی سیدن سائیں دیپالپور

+923007955519

پیشکش :

مکتبہ فیضانِ کبیر

گیلانی والاز، دیپالپور

وصالِ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ کَانَ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ ۝ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ۝ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ۝ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اللہ رب العزت کی حمد و ثناء اور تعریف و توصیف کے بعد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ عرض کرنے کے بعد، انتہائی واجب الاحترام، ذوی الاحتشام، برادرانِ اسلام، السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

حضراتِ گرامی قدر! آج کے جمعۃ المبارک کے موقع پر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال مبارک کا ذکر کریں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ میری زبان پر کلمۃ الحق جاری فرمائے۔ آمین

حضراتِ گرامی قدر! ہر عروج کو زوال ہے، ہر مسکراہٹ کے پیچھے اک خاموشی ہے، ہر زندگی کو موت ہے، ہر ہنسی کے بعد آنسو ہیں، ہر بہار کو خزاں ہے، ہر خوشبو کے ساتھ اک ماندگی ہے، ہر ملاقات کی جدائی ہے، ہر قربت کی اک حد ہے، ہر چراغ کو بجھنا ہے، ہر روشنی کو ماند پڑنا ہے، ہر امید کے ساتھ اندیشہ ہے، ہر خواب کی ایک تعبیر ہے، ہر آواز کو خاموشی ہے، ہر شور کا اک انجام ہے، ہر شباب کو ڈھلنا ہے، ہر طاقت کو کمزور ہونا ہے، ہر لمحہ گزرنے والا ہے، ہر وقت کو ٹھہرنا نہیں، ہر دنیا فانی ہے، ہر شان کو مٹ جانا ہے، اسی طرح جو بھی اس کائنات میں آیا ہے اس نے لوٹ کر واپس جانا ہے، الحاج محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا:

کسے نال وفا نہ کیتی اس دنیا بے اعتباری
نہ کسے دا یار کوئی بچیا تے نہ رہی سرداری
نہ کسے دے پیر ایتھے لگے سب ٹر گئے وار و واری
اعظم ایتھے دل نہ لاویں نہیں تے روسیں جاندی واری

حضراتِ گرامی قدر! یہ دنیا ایک عارضی سرائے ہے، جو بھی اس میں آیا ہے، اُسے ایک دن واپس جانا ہے۔ مگر یاد رکھیے! جانے کا اصل فرق موت کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ سب کے قدم ایک ہی دروازے سے نہیں گزرتے،

کسی کا رخصت ہونا اندھیروں میں لپٹا ہوتا ہے اور کسی کی روانگی نور، سکون اور عزت کے ساتھ ہوتی ہے، کوئی بدبخت کفر پر جیتا ہے تو اس کی موت حسرتوں، خوف اور وحشت کی تصویر بن جاتی ہے، اور جو خوش نصیب ایمان کے چراغ دل میں جلائے رکھتا ہے، اس کی موت راحت، بشارت اور اطمینان کا پیغام بن جاتی ہے۔ اسی لیے موت صرف جانا نہیں، امتحان کا ایک کٹھن لمحہ ہے، یہی وہ گھڑی ہے جہاں زندگی بھر کی کمائی تولی جاتی ہے، یہی وہ پل ہے جہاں انجام کی حقیقت پوری طرح کھل جاتی ہے۔ ایک حدیثِ پاک سماعت کریں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کافر کی روح کس سختی سے نکالی جاتی ہے اور مومن کی روح کس شان، نرمی اور عزت کے ساتھ پرواز کرتی ہے۔

مومن اور کافر کی موت میں فرق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , قَالَ: " الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ , فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا , قَالُوا: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ , كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ , اخْرُجِي حَمِيدَةً , وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ , فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ , ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ , فَيُفْتَحُ لَهَا , فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانٌ , فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ , كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ , ادْخُلِي حَمِيدَةً , وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ , فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ , وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءُ , قَالَ: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ , كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ , اخْرُجِي ذَمِيمَةً , وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ , فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ , ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ , فَلَا يُفْتَحُ لَهَا , فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ , فَيُقَالُ: لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ , كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ , ارْجِعِي ذَمِيمَةً , فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ , فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ .

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر موت والاستعداد لہ، رقم الحدیث: 4262)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبیِ رحمت، شفیعِ امت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندے کی موت کا وقت آ پہنچتا ہے تو اس کے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اگر وہ بندہ نیک اور صالح ہو تو فرشتے نہایت شفقت و محبت سے اس سے مخاطب ہوتے ہیں اور کہتے ہیں: اے پاکیزہ جان! جو پاکیزہ جسم میں تھی، اپنے رب کی طرف نکل آ۔ تُو قابلِ ستائش ہے، خوش ہو جا اللہ کی رحمت، اس کی خوشبوؤں اور اس رب کے قرب سے جو تجھ سے ہرگز ناراض نہیں۔ یہ خوش خبریاں اسے برابر سنائی جاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی روح نہایت آسانی اور سکون کے ساتھ جسم سے جدا ہو جاتی ہے۔ پھر فرشتے اسے آسمانوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

جب آسمان کے دروازے پر پہنچتے ہیں تو پوچھا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: یہ فلاں ہے۔ تو دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے: خوش آمدید! اے پاکیزہ جان، جو پاکیزہ جسم میں تھی، داخل ہو جا۔ تُو نیکی پر تھی، خوش ہو جا اللہ کی رحمت و ریحان سے اور اس رب کے قرب سے جو تجھ سے راضی ہے۔ یوں ہی عزت و اکرام کے ساتھ اسے بلند سے بلند آسمان تک لے جایا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جہاں اللہ عزوجل کی شان کے لائق قربِ نصیب ہوتا ہے۔ اور اگر مرنے والا بدبخت اور بدعمل ہو تو فرشتہ سخت لہجے میں کہتا ہے: اے ناپاک جان! جو ناپاک جسم میں تھی، نکل آ۔ تُو بری حالت میں ہے، خوش ہو جا کھولتے ہوئے پانی، پیپ اور دردناک عذابوں سے۔ یہ سخت کلمات اسے برابر سنائے جاتے ہیں یہاں تک کہ روح زبردستی جسم سے کھینچ لی جاتی ہے۔ پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے، مگر اس کے لیے آسمان کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پوچھا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ کہا جاتا ہے: یہ فلاں ہے۔ تو جواب ملتا ہے: اس ناپاک روح کے لیے کوئی خوش آمدید نہیں، جو ناپاک جسم میں تھی۔ لوٹ جا اپنی بری حالت کی طرف، تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ چنانچہ اسے آسمان سے نیچے پھینک دیا جاتا ہے اور وہ ذلت و رسوائی کے ساتھ دوبارہ قبر میں پہنچا دی جاتی ہے۔

حضراتِ گرامی قدر! یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ مومن اور کافر کی موت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کافر کی جان نکلتے وقت گھبراہٹ، وحشت اور رسوائی اس کا مقدر بنتی ہے، جبکہ مومن کی روح رحمت کے سائے میں، سکینت اور اطمینان کے ساتھ اپنے رب کی طرف پرواز کرتی ہے۔ مومن کی موت دراصل اس کی زندگی کی سب سے خوبصورت ساعت ہوتی ہے، جہاں فرشتے بشارت دیتے ہیں، اور ربِ کریم کی رضا کی خوشخبریاں سنائی جاتی ہیں۔ اور جب مومنوں کا ذکر ہو، تو مومن تو مومن ٹھہرا، لیکن مومنوں میں ایک وہ عظیم ہستی بھی ہے جس کا ایمان پوری امت کے ایمان پر بھاری ٹھہرا، وہ ہیں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ وہ خوش نصیب ہیں جن کے ایمان کی صداقت پر آسمانوں نے گواہی دی، جن کی رفاقت کو رسولِ اکرم ﷺ نے زندگی میں بھی چنا اور وفات کے بعد بھی۔

آئیے! اسی مقام و مرتبہ کے بیان میں ایک دلوں کو منور کر دینے والی حدیث سماعت کیجیے، جس سے معلوم ہو گا کہ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ صرف مومنوں کے امام ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جنت کے ہر دروازے سے پکارا جائے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللهِ هَذَا خَيْرٌ.

فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ وَبَابِ الرَّيَّانِ". فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: " نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ

(صحیح بخاری، کتاب فضائل الصحابہ، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت متخذا خلیلا، رقم الحدیث: 3666)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا، رحمتِ عالم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا ایک جوڑا خرچ کرے، چاہے دو درہم ہوں، دو کپڑے ہوں یا دو سواریاں، اسے جنت کے دروازوں سے پکارے گا: اے اللہ کے بندے! ادھر آ، یہ دروازہ تیرے لیے بہتر ہے۔ پس جو شخص نماز کا شیدائی ہوگا، اسے باب الصلاۃ سے آواز دی جائے گی، جو جہاد میں اپنی جان و مال کھپاتا ہوگا، اسے باب الجہاد سے بلایا جائے گا، جو صدقہ و خیرات میں سبقت لے جانے والا ہوگا، اسے باب الصدقہ سے پکارا جائے گا، اور جو روزوں کا پاسبان ہوگا، اسے باب الصیام اور باب الریان کے دروازے سے ندا آئے گی۔ یہ سن کر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! جس شخص کو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے، اس کے لیے تو کسی خوف اور محرومی کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ کیا واقعی کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہوگا جسے سب دروازوں سے بلایا جائے؟ رحمتِ دو عالم ﷺ نے محبت بھری نگاہوں کے ساتھ فرمایا: ہاں! اور اے ابو بکر! مجھے امید ہے کہ تم بھی انہی خوش بختوں میں سے ہوگے۔

حضراتِ گرامی قدر! پتہ چلا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم ہستی ہیں جن کو قیامت کے دن جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ اس لیے میں کہتا ہوں:

لگن ایسی میرے دل کو لگی صدیق اکبر کی
میری دلدار ٹھہری دلبری صدیق اکبر کی
کوئی پرواہ تھی ان کو کہاں سارے زمانے کی
رضائے مصطفیٰ تھی بس خوشی صدیق اکبر کی
دکھائی دے رہی ہے چودھویں کے چاند کی صورت
وفا کے آسماں روشنی صدیق اکبر کی
خدا تک لے کے جاتا ہے نبی کا راستہ لوگو
نبی تک لے کے جاتی ہے گلی صدیق اکبر کی

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو وہ عظیم ہستی ہیں جن کی عاجزی وانکساری کی گواہی رسول اللہ ﷺ نے خود دی ہے، جن کے تکبر سے بری ہونے کی گواہی رسول اللہ ﷺ نے دی ہے، ایک حدیث پاک سماعت کیجیے اور اپنا ایمان تازہ کیجیے۔

رسول اللہ ﷺ نے جس کی عاجزی وانکساری کی گواہی دی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلَاءَ

(صحیح بخاری، کتاب فضائل الصحابہ، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت متخذا خلیلا، رقم الحدیث: 3665)

ترجمہ: حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر اور غرور کے ساتھ اپنا لباس، چاہے پاجامہ ہو یا تہبند ہو زمین پر گھسیٹتا ہوا چلتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت سے بھی نہیں دیکھے گا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نہایت ادب وانکساری سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا تہبند کبھی کبھی نیچے لٹک جاتا ہے، البتہ میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ اسے سنبھال کر رکھوں۔ رحمتِ عالم ﷺ نے شفقت ومحبت سے فرمایا: اے ابو بکر! تم ایسا تکبر اور غرور کی نیت سے نہیں کرتے، اس لیے تم اس وعید میں شامل نہیں ہو۔

نہیں جاندا زمانہ عظمت صدیق دی
پچھو رسولِ پاک توں قیمت صدیق دی
سب کجھ نثار کیتا چھڈی سوئی وی نہیں
اسلام نوں جدوں پئی ضرورت صدیق دی
آئینوں میں وکھاواں دشمن صدیق دے
چہرے دا نور لے گئی کدورت صدیق دی

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت وشان میں اللہ رب العزت نے بیشمار آیات قرآنی نازل فرمائیں، اب سنیں قرآن:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ° ارْجِعِيْ إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ° فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ° وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ° (سورہ فجر، آیات: 27.28.29.30)

ترجمہ: اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو۔ پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنّت میں آ

حضراتِ گرامی قدر! عظیم مفسرِ قرآن، حضرت قبلہ ضیاء الامت پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ضیاء القرآن میں انہیں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ ﷺ! یہ کتنی اچھی بات ہے (کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سے یہ بشارت سنائی جائے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! جب تم دنیا سے رخصت ہو گے تو تمہیں بھی یہ خوشخبری سنائی جائے گی۔

(تفسیر ضیاء القرآن، جلد پنجم، صفحہ: 562)

حضراتِ گرامی قدر! کون ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ فنافی الرسول کے مقام پر فائز تھے، دیکھیے! رسول اللہ ﷺ کی ظاہری عمر تریسٹھ برس تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بھی تریسٹھ برس، رسول اللہ ﷺ سے اڑھائی سال بعد پیدا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کے وصال کے اڑھائی سال بعد وصال ہوا، رسول اللہ ﷺ مکینِ گنبدِ خضریٰ ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی گنبدِ خضریٰ میں محوِ استراحت ہوئے، رسول اللہ ﷺ حجرۂ عائشہ میں دفن ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حجرۂ عائشہ میں دفن ہوئے۔

ہوں خاک مگر عالمِ انوار سے نسبت ہے
میں کچھ بھی نہیں لیکن سرکار سے نسبت ہے
دنیا کی شہنشاہی کو رکھتا ہوں میں ٹھوکر پر
کونین کے اس مالک و مختار سے نسبت ہے
میں خاک کا پتلا ہوں وہ عرش کے راہی ہیں
اس پار کا باسی ہوں اور اس پار سے نسبت ہے

سر جھک نہیں سکتے سر محشر بھی ہمارے
سر اس لیے اونچے ہیں کہ سردار سے نسبت ہے
سرکار کے دامن سے الطاف ہوں وابستہ
غم پاس بھی کیوں آئیں کہ غمخوار سے نسبت ہے

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا خواب

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنهَا رَأَيْتُ كَأَنَّ ثَلَاثَةَ أَقْمَارٍ سَقَطتْ فِي حُجْرَتِي. فَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ. فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ. إِنْ تَصْدُقْ رُؤْيَاكِ. يُدْفَنُ فِي بَيْتِكِ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ ثَلَاثَةٌ. قَالَتْ: فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَدُفِنَ. قَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ: يَا عَائِشَةُ. هَذَا خَيْرُ أَقْمَارِكِ. وَهُوَ أَحَدُهَا

(المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابہ، باب مناقب عائشہ رضی اللہ عنہا، رقم الحدیث: 4400)

ترجمہ: حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ تین روشن چاند میرے حجرے میں آکر اترے ہیں۔ میں نے یہ خواب اپنے والدِ محترم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہارے اسی گھر میں روئے زمین کے تین سب سے بہترین انسان سپردِ خاک کیے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر جب رسول اللہ ﷺ نے پردہ فرمایا اور آپ ﷺ میرے ہی حجرے میں دفن کیے گئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! یہ تمہارے چاندوں میں سے سب سے روشن اور سب سے افضل چاند ہے، اور یہی ان تینوں میں سب سے اعلیٰ ہے۔

ہو درود تجھ پر بھی آمنہ تیرے چاند پر بھی سلام ہو
تیری گود کتنی عظیم ہے ملا تجھ کو ماہِ تمام ہے

جو جس مٹی سے بنا ہے وہ اسی مٹی میں لوٹایا جائے گا

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان سماعت کیجیے اور اپنا ایمان تازہ کیجیے، قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَ فِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَ مِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى (سورہ طہ، آیت:55)

ترجمہ: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

حضراتِ گرامی قدر! اس آیت میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ جس مٹی سے تمہیں بنایا ہے اسی میں تمہیں لوٹایا جائے گا یعنی اسی مٹی میں تمہیں دفنایا جائے گا۔ اب سنیے شانِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ، جس مٹی میں رسول اللہ ﷺ کو دفن کیا گیا وہاں آپ کو دفن کیا گیا، مطلب یہ ہوا کہ جس مٹی سے رسول اللہ ﷺ کو بنایا گیا اسی مٹی سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو بنایا گیا، جو خمیر رسول اللہ ﷺ کا وہی خمیر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔ اب یہاں پر ایک حدیث پاک سماعت کیجیے تاکہ ایمان کو مزید تازگی ملے عقیدہ مزید مضبوط ہو جائے۔

جنت کا ٹکڑا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ:" مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

(صحیح بخاری، کتاب فضل الصلاۃ، باب فضل ما بین القبر والمنبر، رقم الحدیث: 1196)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن میرے حوض پر ہو گا۔

حضراتِ گرامی قدر! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور ممبر تک کا حصہ جنت کا ٹکڑا ہے، اب توجہ فرمائیں! جنت کے ٹکڑے میں رسول اللہ ﷺ بھی آرام فرما ہیں، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ بھی آرام فرما ہیں اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ بھی آرام فرما ہیں، توجہ طلب بات یہ ہے کہ جن کو رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے اپنے ساتھ جنت کے ٹکڑے میں سلار کھا ہے ان کو بعد از قیامت جنت کے کس درجے میں رکھیں گے۔

حضراتِ گرامی قدر! اب بھی اگر کوئی بغضِ شیخین میں منہ ٹیڑھا کرتا ہے تو کرے، نصیرِ ملت حضرت پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا:

لو مدینے کی تجلی سے لگائے ہوئے ہیں
دل کو ہم مطلعِ انوار بنائے ہوئے ہیں
کشتیاں اپنی کنارے سے لگائے ہوئے ہیں
کیا وہ ڈوبے جو محمد کے ترائے ہوئے ہیں
نام آنے سے ابوبکر و عمر کا لب پر
کیوں بگڑتا ہے وہ پہلو میں سلائے ہوئے ہیں

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے تریسٹھ (63) برس کی عمر میں وصال فرمایا اور آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا نے غسل دیا جس طرح کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا امام مالک میں لکھا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا غسل

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ . أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ غَسَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حِينَ تُوُفِّيَ. ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ. فَقَالَتْ: " إِنِّي صَائِمَةٌ وَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ شَدِيدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ؟". فَقَالُوا: لَا

(مؤطا امام مالک، کتاب الجنائز، باب غسل المیت، رقم الحدیث: 521)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غسل دیا جب ان کی وفات ہوئی، پھر نکل کر مہاجرین سے پوچھا کہ میں روزے سے ہوں اور سردی بہت ہے، کیا مجھ پر بھی غسل لازم ہے؟ بولے: نہیں۔
حضراتِ گرامی قدر! پتہ چلا کہ آپ کو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا جو کہ آپ کی زوجہ محترمہ تھیں، انہوں نے غسل دیا، اب سنیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی وصیت جو آپ نے حضرت سیدنا مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمائی۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کا غلام حاضر ہے

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ پندرہ دن شدید بخار کی وجہ سے بیمار رہے اور انہی ایام میں غار والے سانپ کی زہر نے بھی اپنا اثر دکھایا، اور پھر اسی حالت میں بائیس (22) جمادی الآخرہ 13

ہجری بعد از نمازِ مغرب پیر اور منگل کی درمیانی رات بمطابق 06 اگست 634 عیسوی دارِ بقا کی جانب تشریف لے گئے۔

حضرت سیدنا مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے آخری ایام میں ان کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو مجھے فرمانے لگے کہ اے علی! جب میرا وصال ہو جائے تو غسل، کفن اور جنازہ پڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جانا اور یوں عرض کرنا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. هٰذَا أَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر سلام ہو، آقا ﷺ! آپ کا غلام ابو بکر حاضر ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔

حضراتِ گرامی قدر! مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اگر روضۂ رسول ﷺ کا دروازہ کھلے اور اجازت ملے تو اندر دفن کر دینا ورنہ مسلمانوں کے قبرستان (جنت البقیع) میں دفن کر دینا۔ حضرت سیدنا مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں آپ کی وصیت کے مطابق نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد آپ کو روضۂ رسول ﷺ پر لے کر گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ابو بکر حاضر ہیں اور اجازت کے طلبگار ہیں۔ ابھی میرے الفاظ مکمل ہوئے ہی ہیں کہ روضۂ رسول کا دروازہ کھلا اور رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک سے آواز آئی: اُدْخُلُوا الْحَبِيْبَ إِلَى الْحَبِيْبِ ترجمہ: حبیب کو حبیب سے ملا دو۔ پھر آپ کو رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

(فیضانِ صدیقِ اکبر، صفحہ: 463)

حضراتِ گرامی قدر! اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ حیات النبی ﷺ کے قائل تھے اور الحمد للہ! اہلسنّت وجماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

حضراتِ گرامی قدر! اللہ رب العزت ہماری حاضری قبول فرمائے۔۔۔ آمین

وما علینا الا البلاغ المبین

اہم نوٹ

الحمد للہ علیٰ احسانہ و امتنانہ

اللہ رب العزت کے بے پایاں فضل و کرم سے یہ سعادت حاصل ہوئی کہ جمعۃ المبارک کے مبارک خطابات کو نہ صرف تحریری شکل میں لکھا بلکہ انہیں ''خطباتِ ابوالضیاء'' کے عنوان سے کتابی صورت میں محفوظ کر دیا گیا۔ یہ مجموعہ بحمد اللہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے، جن میں سے چار جلدیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں اور بقیہ جلدیں تکمیل و طباعت کے مراحل میں ہیں۔

اس کے بعد ایک نئے علمی و روحانی سفر کا آغاز کیا ہے، یعنی ''چار سو دروسِ احادیث'' کی تدوین، تاکہ ان شاء اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی بابرکت گھڑیوں میں یہ قیمتی سلسلہ مکمل ہو اور اہلِ ایمان اس سے فیض و برکت حاصل کر سکیں۔

چونکہ اس عظیم کام کے لیے زیادہ وقت درکار ہے، اس لیے جمعۃ المبارک کے نئے خطابات تحریر کرنا وقت کی کمی کے باعث فی الحال ممکن نہیں۔

لہٰذا تمام عزیزانِ محبت و قدردانانِ علم سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ ''خطباتِ ابوالضیاء'' کی جلدیں حاصل فرمائیں تاکہ آپ کے لیے استفادے کی راہ بھی آسان ہو اور میرے لیے علمی خدمت کا سلسلہ بھی سہل بنے۔

اور ہاں! جب رب کریم فرصت کے لمحات عطا فرمائے گا، تو ان شاء اللہ تعالیٰ پھر سے کچھ نیا لکھ کر اہلِ محبت کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا رہوں گا۔ بصورتِ دیگر آپ حضرات سے مؤدبانہ معذرت اور آئندہ کام کے لیے اجازت کا طلبگار ہوں۔

آپ کے خلوص، تعاون اور دعاؤں کا ہمیشہ محتاج و مشکور رہوں گا۔

ابوالضیاء محمد عمران ساجد نوری

03007955519